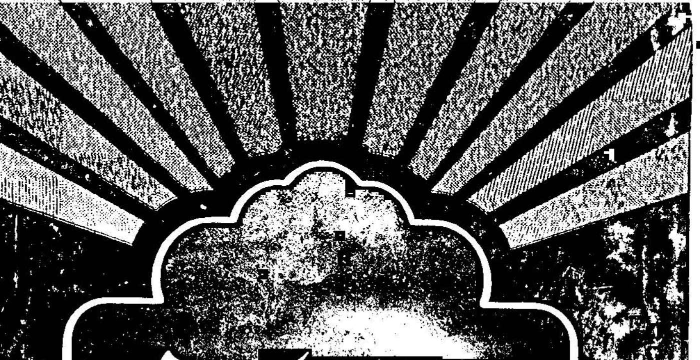

مفتی محمد خان قادری

حجاز پبلی کیشنز لاہور

جسمِ نبوی ﷺ کی خوشبو

۱۰۵

تالیف:

مفتی محمد خان قادری

WWW.NAFSEISLAM.COM

حجاز پبلی کیشنز ۔ لاہور

فہرست

موضوع	صفحہ
بوقت ولادت جسم اطہر کا معطر ہونا	۸
حلیمہ کے دیس میں خوشبوؤں کی برات	۹
حضرت ابو طالب اور جسم نبویؐ کی خوشبو	۹
رہ گئی ساری زمیں عنبر سارا ہو کر	۱۲
یہ خوشبو آپ کے جسم اطہر کا حصہ تھی	۱۳
کیا آپ کے جسم اطہر میں خوشبو معراج کے بعد پیدا ہوئی؟	۱۵
مذکورہ روایت کا مفہوم	۱۶
یہ خوشبو بعد از وصال بھی قائم رہی	۱۸
تمام مدینہ خوشبو سے مہک اٹھا	۱۹
اب تک مہک رہے ہیں مدینے کے راستے	۲۰
جسم اطہر کے پسینے میں خوشبو	۲۴
آپ کا پسینہ ہر خوشبو سے بڑھ کر خوشبودار تھا	۲۵
آپؐ کا مبارک پسینہ بطور خوشبو استعمال کیا جاتا تھا	۲۶
محبوب کے پسینے سے کفن کو معطر کرنے کی حسین خواہش	۲۷

WWW.NAFSEISLAM.COM

فہرست

موضوع	صفحہ
خوشبو والوں کا گھر	۲۸
پسینہ کی خوشبو نسل در نسل	۲۹
خون اقدس میں خوشبو	۳۰
خون اقدس شہد سے میٹھا تھا	۳۰
وصال کے وقت بھی منہہ سے خوشبو	۳۱
جسم سے مس ہونے والی ہر شے میں خوشبو	۳۱
کوئی خوشبو صحابی کے جسم کی خوشبو کا مقابلہ نہ کرپاتی	۳۲
ہاتھوں میں خوشبو	۳۳
کنواں خوشبو سے مہک اٹھا	۳۴
فضلات مبارکہ اور خوشبو	۳۵
فضلات زمین نگل جاتی اور وہاں سے خوشبو آتی	۳۶
کچھ روایت کے بارے میں	۳۶
آپ کی خصوصیت	۳۹
بول مبارک اور خوشبو	۴۰

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

ابتدائیہ

تمام ائمہ امت نے اس بات کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔ کہ آپ کی ذات اقدس کے بارے میں یہ عقیدہ رکھا جائے کہ آپ کے بدن کی مثل کوئی بدن نہیں۔

۱۔ امام المحدثین حضرت ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں:

من تمام الایمان به اعتقاد انه لم یجتمع آدمی من المحاسن الظاهرة الدالة علی محاسنه الباطنه ما اجتمع فی بدنه علیه السلام [1]

کسی شخص کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک وہ یہ اعتقاد نہ رکھے کہ بلاشبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود گرامی میں ظاہری اور باطنی کمالات ہر شخص سے بڑھ کر ہیں اور اس خوبی کے ساتھ ودیعت کر دیے گئے ہیں کہ ظاہری اوصاف کا جلال و کمال عظمت باطن کا آئینہ دار ہو گیا ہے۔

۲۔ امام شہاب الدین احمد القسطلانیؒ فرماتے ہیں:

اعلم ان من تمام الایمان به صلی اللہ علیه وسلم الایمان بان اللہ تعالیٰ جعل خلق بدنه الشریف علی وجه لم یظهر قبله ولا بعده خلق آدمی مثله صلی اللہ علیه وسلم [2]

یہ بات قطعی ہے کہ تکمیل ایمان کے لیے یہ اعتقاد ضروری ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود اطہر سے بڑھ کر آپ سے پہلے اور آپ کے بعد اللہ رب العزت نے کسی کو حسین نہیں بنایا۔

۳۔ مشہور محدث امام عبد الرؤف المناوی یوں رقمطراز ہیں:

وقد صرحوا بان کمال

تمام علماء نے تصریح کی ہے کہ اس

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

[1] جمع الوسائل شرح الشمائل، ۱: ۹

[2] المواہب اللدنیہ، ۱: ۲۴۸

الایمان اعتقاد انه لم یجتمع فی بدن الانسان فی المحاسن الظاهرة ما اجتمع فی بدنه[1]

وقت تک کسی انسان کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا جب تک وہ یہ اعتقاد نہ رکھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود اقدس میں پائے جانے والے محاسن کسی دوسرے میں نہیں ۔

دوسرے مقام پہ امام مناویؒ لکھتے ہیں :

من تمام الایمان به علیه الصلوة والسلام الایمان به بانه سبحانه خلق جسده علی وجه لم یظهر قبله ولا بعده[2]

تکمیل ایمان کے لیے اس بات کا ماننا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ کا جسد اطہر حسن وجمال میں بے نظیر و بے مثال بنایا ہے ۔

۴ ۔ علامہ شیخ ابراہیم بیجوری اس بات کی تصریح یوں کرتے ہیں :

ومما یتعین علی کل مکلف ان یعتقد ان الله سبحانه تعالیٰ اوجد خلق بدنه صلی الله علیه وسلم علی وجه لم یوجد قبله ولا بعده مثله[3]

امت مسلمہ کا اس امر پہ اتفاق ہے کہ ہر انسان حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے وجود اقدس کو اس طرح تخلیق فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور آپ کے بعد کوئی بھی آپ کا مثل نہیں ۔

۵ حافظ ابن حجر مکی کے الفاظ ملاحظہ ہوں :

---

[1] شرح الشمائل للمناوی برحاشیہ جمع الوسائل، ۱ : ۱۸

[2] فیض القدیر شرح جامع الصغیر، ۵ : ۷۲ [3] المواهب اللدنیہ علی الشمائل المحمدیہ، ۱۲

WWW.NAFSEISLAM.COM

انه یجب علیك ان تعتقد ان من تمام الایمان به علیه الصلوۃ والسلام بان اللہ تعالیٰ اوجد خلق بدنه الشریف علی وجه لم یظهر قبله ولا بعده فی آدمی مثله صلی اللہ علیه وسلم۔[1]

ہر مسلمان کو اس بات سے آگاہ رہنا چاہیے کہ ایمان کی تکمیل کے لیے اس بات پر ایمان لانا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بدنِ خیر البشر اس طرح پیدا فرمایا ہے کہ اس کی نظیر آپ سے پہلے اور بعد میں ممکن نہیں۔

٦۔ شیخ احمد عبد الجواد لدومی شرح شمائل میں لکھتے ہیں:

ومن تمام الایمان ان نعلم ان الصورۃ الظاهرۃ لنبینا محمد صلی اللہ علیه وسلم والصورۃ الباطنة له من اشرف الصور واحسنها واجلاها[2]

اس بات پر یقین رکھنا ایمانیات میں سے ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ظاہری و باطنی صورت میں تمام صورِ کائنات سے اعلیٰ اور صاحبِ حسن و کمال ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ہم نے اس مقالہ میں جسم نبوی کی خوشبو پر مواد جمع کیا ہے۔ جسے پڑھنے سے مسلمان کا ذہن و دماغ اور دل معطر ہو جاتے ہیں، ایمان کو ایسی مہک و خوشبو نصیب ہوتی ہے، جس کے بعد کسی خوشبو کی ضرورت نہیں رہتی۔

دعاؤں کا محتاج

محمد خان قادری

جامع رحمانیہ شادمان لاہور

---

[1] جواہر البحار ۲ : ۷۹

[2] الاتحافات الربانیہ شرح الشمائل المحمدیہ : ۲۷

بسم الله الرحمن الرحیم

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

آپ کے جسمِ اطہر کے جملہ اعجازات میں سے ایک اعجاز یہ بھی ہے کہ وہ خوشبودار تھا، آپ اگرچہ خوشبو استعمال فرماتے تھے لیکن خوشبو کی محتاجی نہ تھی، آپ کے جسمِ اقدس کی خوشبو اتنی نفیس و دلربا تھی کہ خوشبو اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی تھی۔

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ آپؐ کے جسمِ اطہر کو یہ اعجاز بعد کے کسی دَور میں حاصل نہیں ہوا بلکہ آپؐ کا مبارک جسم ولادت کے وقت سے ہی معطر و خوشبودار تھا۔

بوقتِ ولادت جسمِ اقدس کا معطر ہونا

۱۔ امام ابونعیمؒ اور خطیبؒ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کائنات میں ظہور ہوا۔

نظرت الیہ فاذا ھو کالقمر لیلۃ البدر ریحہ یسطع کالمسک الاذفر ۱	میں نے زیارت کی تو میں نے آپؐ کے جسمِ اقدس کو چودھویں رات کے چاند کی طرح پایا جس سے تروتازہ کستوری کی خوشبو کے حلقے پھوٹ رہے تھے۔

---

۱ زرقانی علی المواہب ، ۴ : ۲۲۳

حلیمہؓ کے دیس میں خوشبوؤں کی بارات

۲۔ آپ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں :

لما دخلت به الی منزل لم یبق منزل من منازل بنی سعد الا شممنا منه ریح المسك والقیت محبته صلی الله علیه وسلم فی قلوب الناس حتی ان احدهم کان اذا نزل به اذی فی جسده اخذ کفه صلی الله علیه وسلم فیضعها علی موضع الاذی فیبرأ باذن الله تعالی سریعاً وکذلك اذا اعتل لهم بعیراً او شاةً فعلوا ذلك[1]

جب میں آپؐ کو لے کر اپنے دیہات پہنچی تو قبیلہ بنی سعد کے تمام گھروں میں کستوری کی خوشبو آنے لگی۔ لوگوں کے دلوں میں آپؐ کی محبت اس قدر پیدا ہو گئی کہ اگر ان میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ کے دستِ اقدس کو پکڑ کر اپنے جسم پر لگاتا اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ فی الفور صحت مند ہو جاتا۔ اسی طرح ان کا اگر کوئی اونٹ بکری وغیرہ بیمار ہو جاتا تو آپؐ کے دستِ اقدس کو اس کے جسم پر لگاتے جس سے وہ تندرست ہو جاتا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوطالب اور جسمِ نبویؐ کی خوشبو

امام فخر الدین رازیؒ حضرت ابوطالب کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ آپ

[1] سبل الہدیٰ ۱، ۱ : ۴۷۲

نے بھائی حضرت عباسؓ کو کہا :

الا اخبرک عن محمد ۔ آپ کو میں وہ بات نہ بتاؤں جو
بما رأیت منہ ۔ میں نے محمدؐ سے دیکھی ہے ۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں مجھے ضرور بتائیں ۔ اس پر حضرت ابوطالب نے درج ذیل واقعہ بیان کیا :

"جب سے حضور علیہ السلام میرے پاس آئے ہیں مجھے آپ سے اتنی محبت ہو گئی ہے کہ میں رات اور دن میں ایک گھڑی بھی ان سے جدا ہونا پسند نہیں کرتا حتیٰ کہ رات کو بھی میں آپؐ کو اپنے پاس سلاتا ہوں ۔ آپ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ کپڑے پہن کر سوتے تھے ۔ کپڑے اتار کر سونا آپ کو پسند نہ تھا ۔

فامرتہ لیلۃ ان یخلع ثیابہ ۔ ایک رات میں نے کہا کپڑے اتار
دینام معی فرأیت الکراھۃ ۔ دیں اور پھر سوئیں ۔ میں نے آپ
فی وجھہ لکنہ کرہ ان ۔ کے چہرۂ اقدس سے محسوس کیا کہ یہ
یخالفنی ۔ بات آپ کو پسند نہیں لیکن چونکہ میری
بات کو آپ ٹالنا بھی نہ چاہتے تھے

WWW.NAFSEISLAM.COM

آپ نے فرمایا :

یا عماہ اصرف بوجہک عنی ۔ اے چچا میں کپڑے اتارتا ہوں مگر
حتیٰ اخلع ثیابی اذلا ینبغی ۔ اپنے چہرے کو دوسری طرف کر لیجئے
لاحد ان ینظر الی جسدی ۔ تاکہ میرے ننگے جسم کو آپ نہ دیکھ
پائیں کیونکہ میرے جسم کو (اس حال میں) دیکھنا کسی کے لیے جائز نہیں ۔

حضرت ابوطالب کہتے ہیں کہ مجھے اس پر تعجب ہوا مگر میں نے اپنا منہ دوسری طرف کر لیا تاکہ یہ کپڑے اتار لیں ۔ جب آپ کپڑے اتار کر بستر پر لیٹے ،

فلما دخلت معه الفراش	میں بھی بستر پہ لیٹا لیکن میں نے
اذا بینی وبینه ثوب۔	دیکھا کہ ہمارے درمیان ایک پردہ

حائل ہوگیا جس کی وجہ سے میں آپ کے جسم کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔

دوسری بات میں نے یہ دیکھی

والله ما ادخلته فراشی	کہ آپ جسم اطہر نہایت ہی نرم ونازک
فاذا هو فی غایة اللین و	اور اس طرح خوشبودار تھا جیسے وہ
طیب الرائحة کانه غمس	کستوری میں ڈبویا ہے۔ میں نے
فی المسك۔ فجهدت لانظر	آپ کے جسم اطہر کو دیکھنے کی کوشش
الی جسده فما کنت اری	کی مگر میں نہ دیکھ سکا۔ میں بہت دفعہ
شیئا وکثیرا ما کنت	آپ کو بستر سے گم پاتا تو بستر سے اٹھ
افتقده من فراشی فاذا	کر تلاش کرنے نکلتا اور آواز دیتا
قمت لاطلبه نادانی ها	کہ اے محمدؐ! تو کہاں ہے۔ آپ
یا عم فارجع ولقد کنت	فرماتے اے چچا میں یہاں ہی ہوں
کثیرا ما اسمع منه کلاما	واپس آجاؤ۔ جب رات ڈھل جاتی
یعجبنی ذلك عند مضی	تو میں بہت دفعہ آپ سے ایسی گفتگو
اللیل وکنا لا نسمی علی	سنتا جس سے مجھے بہت تعجب ہوتا۔
الطعام والشراب ولا	ہم کھانے پینے سے پہلے اور بعد
نحمده بعد وکان یقول	اللہ کا نام نہیں لیتے تھے۔ آپ کھانے
فی اول الطعام بسم الله	سے پہلے بسم اللہ الاحد
الاحد فاذا فرغ من	(اس اللہ کے نام سے جو ایک ہے)
طعامه قال الحمد لله	اور جب کھانے سے فارغ ہوتے تو

ثم لم ارمنہ کذبۃً ولا ضحکا ولا جاھلیۃً ولا وقف مع صبیان یلعبون[1]	الحمدللہ کہتے۔ میں نے آپ سے کبھی جھوٹ نہیں سنا، (ہمہ وقت متفکر رہتے) کبھی کھل کر ہنستے ہوئے

نہیں دیکھا اور نہ بچوں کے ساتھ فضول کھیل میں وقت ضائع کرتے ہوئے دیکھا۔

رہ گئی ساری زمین عنبر سارا ہو کر

آپؐ کے جسمِ اقدس کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح خوشبودار بنایا تھا کہ جس جگہ، گلی، راستے سے آپؐ کا گذر ہو جاتا وہ خوشبو سے مہک اٹھتے۔ بعد میں گزرنے والا ہر شخص یہ محسوس کر لیتا کہ اس راہ سے اللہ تعالیٰ کے محبوبؐ کا گزر ہوا ہے۔ کیونکہ وہ ان راستوں پر ایسی خوشبو پاتا جو آپؐ ہی کے جسمِ اطہر کا حصہ تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ اس کیفیت کا ذکر یوں کرتے ہیں:

کان رسول اللہ اذا مرفی طریق من طرق المدینۃ وجدوا منہ رائحۃ الطیب وقالوا مر رسول اللہ من ھذا الطریق[2]	محبوب کریمؐ مدینہ طیبہ کے کسی راستے سے گزر جاتے تو لوگ اس راہ میں ایسی پیاری مہک پاتے کہ پکار اٹھتے کہ ادھر سے اس کے پیارے رسولؐ کا ہی گزر ہوا ہے

امام بخاریؒ تاریخِ کبیر میں حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں:

لم یکن النبی یمرفی طریق فیتبعہ احد الا عرف انہ سلکہ	آپؐ جس راستے سے بھی گزر جاتے بعد میں آنے والا شخص خوشبو سے محسوس کر لیتا کہ ادھر سے آپؐ کا

---

[1] تفسیر کبیر ۳۱ : ۲۱۴ [2] الخصائص الکبریٰ ۱ : ۶۷ بحوالہ ابویعلیٰ، بزار

WWW.NAFSEISLAM.COM

من طیبه [۱] — گزر ہوا ہے۔

اسی کے تحت علامہ علی محمد البجادیؒ لکھتے ہیں:

"راستے سے گزرنے والا اس میں پھیلی ہوئی خوشبو کی وجہ سے محسوس کر لیتا کہ ادھر سے آپؐ کا گزر ہوا ہے کیونکہ ایسی خوشبو آپؐ کے ساتھ مخصوص تھی [۲]

گزرے جس راہ سے وہ سیدِ والا ہو کر
رہ گئی ساری زمیں عنبر سارا ہو کر

یہ خوشبو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ اطہر کا حصہ تھی

یہ بات ذہن نشین رہے کہ یہ مہک اور خوشبو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ اطہر کی تھی نہ کہ استعمال کردہ خوشبو کی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس خوشبو کے محتاج نہ تھے۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو استعمال نہ بھی فرماتے تو پھر بھی یہی کیفیت رہتی۔

۱۔ شیخ الاسلام امام نوویؒ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو جن خصوصیات سے نوازا ان میں سے آپ کے جسمِ اطہر کا خوشبودار ہونا بھی ہے۔

كانت هذه الريح الطيبة صفته صلى الله عليه وسلم وان لم يمس طيبا [۳]

مہک آپؐ کے جسمِ اطہر کی صفات میں سے تھی اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو استعمال نہ فرماتے۔

۲۔ امام اسحاق بن راہویہؒ اس بات کی تصریح ان الفاظ میں فرماتے ہیں:

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

[۱] الشفاء ۱: ۸۷ بحوالہ تاریخ کبیر

[۲] حاشیہ شفاء ۱: ۸۷

[۳] المسلم، ۲: ۲۵۶

ان ھذہ الرائحۃ الطیبۃ کانت رائحۃ رسول اللہ من غیر طیب [1]	یہ پیاری مہک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کی تھی نہ کہ اس خوشبو کی جسے آپؐ استعمال فرماتے تھے۔

۳۔ امام خفاجیؒ اسے آپ کی خصوصیت قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں:

ریحھا الطیبۃ طبعیًا خلقیًا خصہ اللہ بہ مکرمۃً ومعجزۃً لہ [2]	اللہ تعالیٰ نے بطور کرامت ومعجزہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر میں خلقتہً اور طبعًا مہک رکھ دی تھی۔

۴۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اسی صفت کا بیان یوں کرتے ہیں:

یکی از صفات عجیب آنحضرت طیب ریح است کہ ذاتی وی صلی اللہ علیہ وسلم بودے آنکہ استعمال طیب از خارج کند و ہیچ طیب بداں نمیرسد [3]	آپ کی مبارک صفات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بغیر خوشبو کے استعمال آپ کے جسم اطہر سے ایسی خوشبو آتی جس کا مقابلہ کوئی خوشبو نہیں کرسکتی۔

۵۔ علامہ احمد عبدالجواد الدومیؒ لکھتے ہیں:

"آپؐ کا جسم اطہر خوشبو کے استعمال کے بغیر بھی خوشبودار تھا لیکن آپؐ اس کے باوجود پاکیزگی ونظافت میں اضافے کے لیے خوشبو استعمال فرمالیتے۔" [4]

۶۔ شیخ ابراہیم بیجوریؒ فرماتے ہیں:

---

[1] سبل الھدیٰ، ۲: ۱۲۰

[2] نسیم الریاض، ۱: ۲۴۸

[3] مدارج النبوۃ، ۱: ۲۴

[4] الاتحافات الربانیہ شرح الشمائل المحمدیہ، ۲۶۳

"احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ اطہر سے خوشبو کی دلآویز مہک بغیر خوشبو لگائے آتی رہتی۔ ہاں آپؐ خوشبو کا استعمال فقط اضافہ کے لیے کرتے تھے۔" [1]

کیا آپؐ کے جسمِ اطہر میں خوشبو، واقعۂ معراج کے بعد پیدا ہوئی؟

مذکورہ بالا جتنی روایات ہیں یہ تمام کی تمام اس بات پر دال ہیں کہ خوشبو ہمیشہ سے آپؐ کے جسمِ اطہر کا حصہ تھی۔ خصوصاً سیدہ آمنہ، سیدہ حلیمہ اور حضرت ابوطالب کی روایات میں تو اس بات کی تصریح ہے کہ ولادت کے وقت ہی سے بدنِ خیر البشرؐ معطّر و خوشبودار تھا جس کا تذکرہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے "ریحہ یسطع کالمسک الاذفر" (آپؐ کی خوشبو تر و تازہ کستوری سے بڑھ کر تھی)، اور سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا نے "لم یبق منزل من منازل بنی سعد الا شممنا منہ ریح المسک" (آپؐ کی برکت کی وجہ سے بنی سعد کے تمام گھروں میں کستوری سے بڑھ کر خوشبو آتی تھی) کے الفاظ میں کیا ہے۔

لیکن بعض لوگوں کو حضرت انسؓ سے مروی ایک روایت سے مغالطہ ہوا جس کی وجہ سے انہوں نے یہ قول کیا ہے کہ خوشبو معراج سے پہلے آپ کے جسم کا حصہ نہ تھی بلکہ واقعہ معراج کے بعد حاصل ہوئی۔ لہٰذا ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ اس روایت کا تفصیلاً ذکر کریں اور یہ واضح کریں کہ وہ روایت ہرگز ہرگز ان مذکورہ روایات کے منافی نہیں اور نہ ہی حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ مقصد تھا۔ وہ روایت یہ ہے۔

ابنِ مردویہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:

---

[1] المواہب اللدنیہ علی الشمائل المحمدیہ، ۱۰۹

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم منذ اسرى به ريحه ريح عروس واطيب من ريح عروس[1]	جب رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کو شبِ اسریٰ کا دولہا بنایا گیا تو اس کے بعد آپؐ کے جسمِ اطہر سے دلہن کی خوشبو کی طرح خوشبو آتی تھی بلکہ آپؐ کی خوشبو دلہن کی خوشبو سے زیادہ نفیس تھی۔

مذکورہ روایت کا مفہوم

nafseislam

اس روایت میں حضرت انسؓ کا مقصد معراج سے پہلے خوشبو کی نفی نہیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ معراج کے بعد آپؐ کی جسمانی خوشبو میں مزید اضافہ ہوا اور پہلے سے بھی زیادہ عجیب مہک کا حامل ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ اسے دلہن کی خوشبو سے بڑھ کر قرار دے رہے ہیں ___ چونکہ خوشبو دو طرح کی ہوتی ہے ایک تو عام خوشبو ہے جو ہر کوئی ہر موقعہ پر استعمال کرتا ہے لیکن خوشبو کی ایک دوسری خصوصی قسم ہے جسے مخصوص اوقات میں استعمال میں لایا جاتا ہے جیسے حجلۂ عروسی کے لیے مخصوص خوشبو جسے بالعموم دلہنیں ہی استعمال کیا کرتی ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت انسؓ یہ واضح فرما رہے ہیں کہ جب ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو شبِ معراج دولہا بنایا گیا تو اس کے بعد آپؐ کے جسمِ اطہر کی خوشبو پہلے سے بھی زیادہ عجیب تھی۔ اس بات کی تصریح مختلف ائمہ دین نے کی ہے۔

۱۔ امام قسطلانیؒ اس بارے میں تصریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

لا دلالة فيه على ان مبدأ	حضرت انسؓ سے مروی روایت کی

---

[1] سبل الهدىٰ، ۲: ۱۲۱

طیب ریح جسدہ من ليلة الاسراء كما زعم اذ ریح عروس اخص من مطلق رائحة طيبة فلا ينا فى انه طيب الرائحة من حين ولد [1]

دلالت اس بات پر ہرگز نہیں کہ آپ کا جسم اقدس معراج کے بعد خوشبودار ہوا بلکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ اب آپ کے جسم اقدس کی مہک میں اس طرح اضافہ ہوا کہ اب دلہن کی خوشبو سے بڑھ کر خوشبو محسوس ہوتی۔ کیونکہ دلہن کی خوشبو دوسری خوشبوؤں سے ممتاز ہوتی ہے۔ لہٰذا آپ کا یہ قول ان روایات کے منافی نہیں جن میں یہ موجود ہے کہ آپ کے جسم اقدس میں ولادت کے وقت سے خوشبو تھی۔

۲۔ علامہ خفاجی بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کو اضافہ پر محمول کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

انه طيب العنصر لكنه لما اتصل بالملأ الاعلى والجنان وهبت عليه نفحات القدس ازداد وكان له صلى الله عليه وسلم طيب لا يشبه طيب الدنيا فله طيب ذاتى وطيب مكتسب من العالم القدس

یہ مسلم ہے کہ آپ کا جسم اطہر خوشبودار تھا لیکن معراج کے موقعہ پر جب آپ کا گزر ملاء اعلیٰ، جنان سے ہوا اور تجلیاتِ باری کے انوار کی فضاؤں نے آپ کے جسم اطہر کو مَس کیا تو اب اس کی جھلک بھی دکھائی دیتی۔ حالانکہ پہلے بھی آپ کے جسم میں ایسی خوشبو تھی جس کا مقابلہ دنیا کی کوئی خوشبو نہیں

---

[1] زرقانی علی المواہب، ۴: ۲۲۳

لا یفارقہ وھو اطیب الطیب[۱] کرسکتی تھی گویا یوں کہا جا سکتا ہے کہ آپؐ کے جسم اطہر میں دو طرح کی خوشبوئیں تھیں۔ ایک تو ذاتی جو ولادت سے پہلے ہی موجود تھی اور ایک کسبی جو عالم قدس و انوار کا مظہر تھی اور یہ خوشبو بھی پھر آپؐ کے جسم اطہر کا حصہ بن گئی اور یہ خوشبو سب خوشبوؤں سے بڑھ کر تھی۔

حضرت ملا علی قاری بات سمیٹتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

اعلم انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان طیب الریح دائما[۲]	اے مسلمان اس بات پر یقین رکھ کر آپؐ کا جسم ہمیشہ سے خوشبودار تھا۔

یہ خوشبو بعد از وصال بھی قائم رہی

انسانی جسم سے جب روح پرواز کر جاتی ہے تو اس کے بعد وہ بے اختیار ہو جاتا ہے۔ جسم کی تر و تازگی بحال نہیں رہتی۔ جسم مصطفوی کا یہ بھی امتیاز ہے کہ وصال کے بعد وہ نہ صرف تر و تازہ رہا بلکہ اس کی وہ مہک بھی اسی طرح قائم رہی جس طرح قبل از وصال تھی۔

شفاء شریف میں حضرت علیؓ سے مروی ہے:

غسلت النبیؐ فذھبت انظر ما یکون من المیت فلم اجد شیئا فقلت طبت حیا و میتا[۳]	میں نے رسالت مآبؐ کو غسل دیا۔ جب میں نے آپؐ کے جسم اطہر سے خارج ہونے والی کوئی ایسی چیز نہ پائی جو دیگر اموات سے خارج ہوتی ہے تو

---

[۱] نسیم الریاض، ۱ : ۳۲۸

[۲] جمع الوسائل، ۲ : ۲

[۳] الشفاء، ۱ : ۸۹

WWW.NAFSEISLAM.COM

پکار اٹھا کہ اللہ کے محبوب ظاہری حیات اور بعد از وصال دونوں حالتوں میں پاکیزگی کا منبع ہیں۔

اور اس کے بعد آپ نے فرمایا:

وسطعت منه ریح طیبة	(غسل کے وقت ہی) آپؐ کے جسم اطہر
لم نجد مثلها قط[1]	سے ایسی خوشبو کے جھٹکے شروع ہوئے

کہ ہم نے کبھی ایسی خوشبو نہ سونگھی نہ سُنی۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جب میں نے آپؐ کے مبارک پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو بس ہاتھ پھیرنے کی دیر تھی،

فاح ریح المسك فی البیت	تمام گھر خوشبو سے مہک اٹھا۔
لما فی بطنه۔[2]	

تمام مدینہ مہک اُٹھا

حضرت ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جب آپؐ کے پیٹ مبارک پر ہاتھ پھیرا۔

قیل وانتشر فی المدینة	تو تمام مدینہ خوشبو سے مہک اٹھا۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے:

وضعت یدی علی صدر	میں نے وصال کے بعد آپ کے سینۂ
رسول اللہ یوم مات فمرب	اقدس پر ہاتھ رکھا۔ اس کے بعد مدت

---

[1] الشفاء ۱: ۸۹

[2] شرح الشفاء ۱: ۱۶۱

جسمع اکل دالتوضاء ما یذھب ریح المسك من یدی۔ [1]

گزر گئی۔ کھانا بھی کھاتی ہوں، وضو بھی کرتی ہوں (یعنی کام کاج کرتی ہوں) لیکن میرے ہاتھ سے کستوری جیسی خوشبو نہیں گئی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین سے فارغ ہو چکے تو سیدہ عالم حضرت فاطمہؓ قبرِ انور پہ حاضر ہوئیں۔

فاخذت قبضة من تراب القبر فوضعته علی عینها وبکت وانشأت۔

تربتِ مبارک کی خاک اٹھا کر آنکھوں سے لگائی، آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور آپ نے یہ شعر پڑھا۔

ما ذا علی من شم تربة احمد
ان لا یشم مدی الزمان غوالیا

جس شخص نے آپ کی تربتِ مبارک کی خاک کی خوشبو کو سونگھ لیا اسے اس کے بعد دنیا میں کسی خوشبو کی ضرورت نہیں رہتی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اب تک مہک رہے ہیں مدینے کے راستے

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ آپؐ جن راستوں سے گزر جاتے وہ آپ کے جسم اطہر کی خوشبو سے مہک اٹھتے تھے اس پر اس سے بڑھ کر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے کہ

---

[1] الخصائص الکبریٰ ۲: ۲۷۴

آج چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود مدینہ طیبہ کی سرزمین اور آب و ہوا اسی راحتِ جاں خوشبو سے معطر ہے اور اب بھی مدینہ منورہ کے سبزہ زار اور در و دیوار سے ایسی دلآویز مہک اٹھتی محسوس ہوتی ہے جو عاشقانِ رسول کے مشامِ دل و جان کے لیے کیف و سرور کا سامان ہے۔

۱۔ علامہ یاقوت حمویؒ لکھتے ہیں:

ومن خصائص المدينة انها طيبة الريح وللعطر فيها فضل رائحة لا توجد في غيرها۔[1]	مدینہ پاک کی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ اس کی آب و ہوا خوشبودار ہے اور وہاں کے عطر میں ایسی مہک ہوتی ہے جو اس کے علاوہ کہیں اور نہیں۔

۲۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ تحریر فرماتے ہیں:

بدانکہ ہنوز از در و دیوارِ مدینہ طیبہ ارواح فایحست کہ محبان بشامہ محبت آزامی دریابند وشاید کہ استشمام شمۂ ازیں اشامہ ذوق بعضی از جوبای مشتاق نیز رسیدہ باشد۔[2]	اب بھی مدینہ کے در و دیوار خوشبوؤں سے رچے بسے ہوئے ہیں اور اہلِ محبت اپنے شامۂ محبت کے ذریعے ان سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

کوچے کوچے میں مہکتی ہے یہاں بوئے قمیص
یوسفستان ہے ہر ایک گوشۂ کنعانِ عرب

۳۔ حضرت شیخؒ امام شبلیؒ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

---

[1] معجم البلدان، ۵: ۸۷
[2] مدارج النبوہ، ۱: ۲۴

کہ یکی از علماء صاحب وجد انست	صاحب وجدان بزرگ فرماتے ہیں کہ
میگوید کہ تربت مدینہ را نغمہ خاص	خاک مدینہ میں ایک خاص مہک ہے جو
است کہ در ہیچ مشک و عنبر نیست۔[1]	کسی کستوری اور عنبر میں نہیں ۔

۴۔ امام عبداللہ عطارؒ مدینہ پاک کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں :

بطیب رسول اللہ طاب نسیمہا ؛

فما المسک والکافور والصندل الرطب

مدینہ کی آب و ہوا میں حضور علیہ السلام کی خوشبو سے ایسی
مہک اٹھتی ہے کہ اب اس کے مقابلے میں کستوری ،
کافور اور تر و تازہ صندل کی کوئی حیثیت نہیں ۔

۵۔ امام ابن بطالؒ مدینہ منورہ کے در و دیوار کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

من سکنہا یجد من	جس کو بھی مدینہ منورہ کی حاضری نصیب
تربتہا وحیطانہا رائحۃ	ہوگی وہ اس شہر پاک کی مٹی اور در و
حسنۃ۔[2]	دیوار سے ایک دلآویز خوشبو پائیگا ۔

۶۔ امام الاشبیلیؒ بیان کرتے ہیں :

لتربۃ المدینۃ نفحۃ	مدینہ کی مٹی میں ایک خصوصی مہک ہے ؛
لیس طیبہا کما عہد من	جو کسی خوشبو میں نہیں بلکہ یہ عجائبات
الطیب بل ھو عجیب من	میں سے ہے ۔
الاعاجیب۔[3]	

---

[1] مدارج النبوۃ ، ۱ : ۲۲

[2] وفاء الوفا باخبار دار المصطفیٰ ، ۱ : ۱۷

[3] وفاء الوفا باخبار دار المصطفیٰ ، ۱ : ۱۷

WWW.NAFSEISLAM.COM

۷ ۔ امام نورالدین سمہودیؒ مدینہ پاک کے نام طیبہ کی وجہ تسمیہ ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

اما من الطیب لطیب امورھا کلھا وطیب رائحتھا ووجود ریح الطیب بھا [1]	یہ لفظ طیب (خوشبو) سے مشتق ہے اس شہر کے تمام ذرات اور اس کی آب و ہوا میں مہک کی وجہ سے اس کا نام طیبہ رکھ دیا گیا ہے ۔

۸ ۔ امام محمد بن یوسف الصالحیؒ بیان کرتے ہیں:

ان من اقام بھا یجد من تربتھا وحیطانھا رائحۃ طیبۃ لا تکاد توجد فی غیرھا ۔ [2]	مدینہ میں اقامت پذیر لوگ مدینہ کی مبارک خاک اور دیواروں سے ایسی مہک محسوس کرتے ہیں جو کسی اور خوشبو میں نہیں ہو سکتی ۔

۹ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ لکھتے ہیں:

وگفتہ اند کہ ساکنان ایں بقعہ شریف از تربت و در و دیوار او روائح طیبہ می یابند کہ در ہیچ طیبے نتواں یافت [3]	شہر مدینہ کے لوگ اس کی مٹی اور در و دیوار سے ایسی خوشبوئیں پاتے ہیں جن کا مقابلہ کوئی اور خوشبو نہیں کر سکتی ۔

خاکِ طیبہ از دو عالم خوشتر است
خنک آں شہرے کہ در وے دلبر است

---

[1] وفاء الوفاء ۱ : ۱۷

[2] فضائل المدینۃ المنورۃ ۵۲۰

[3] جذب القلوب

۱۰۔ شیخ احمد بن عبد الحمید العباسی خاک طیبہ کے بارے میں علامہ یاقوت حموی کی رائے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

لما كانت طينة المدينة	مدینہ طیبہ کی مٹی اصلاً چونکہ نہایت
طيبة الاصل زكيــــة	مطہر و مزکی ہے یہ اسی کیفیت کا ظہور
الخلقة ظهر ذلك الحال	ہے کہ اس کے تمام مقامات،
فيها ظهورًا حيث يوجد	محلوں، بازاروں اور گلیوں میں
فى اماكنها وازقتها نفحة	مہک اور خوشبو ہے۔
طيبة [1]	

جسم اطہر کے پسینے میں خوشبو

آپ کے مبارک جسم کا پسینہ نہایت ہی خوشبودار تھا۔ چونکہ آپ کا جسم کثیف نہ تھا، اس لیے آپ کے بدنِ مبارک پر پسینہ کی وجہ سے کپڑا میلا بھی نہ ہوتا تھا۔

۱۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

كان عرقهٗ فى وجهه مثل	پسینے کے قطرے آپ کے چہرۂ انور
اللؤلؤ اطيب ريحًا من المسك	پر موتیوں کی طرح دکھائی دیتے جو کستوری
الاذفر [2]	سے بڑھ کر خوشبودار ہوتے۔

۲۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كان ريح عرق رسول الله	میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔

---

[1] عمدۃ الاخبار فی مدینۃ المختار، ۳۷

[2] الوفا، ۲: ۴۰۸

المسک بابی وامی لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ [1]

آپ کے پسینے کی خوشبو کستوری سے بڑھ کر تھی۔ آپ جیسا نہ پہلے گزرا ہے اور نہ بعد میں آئے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ ہر خوشبو سے بڑھ کر خوشبودار تھا

۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

ولا شممت مسکا قط ولا عطرا کان اطیب من عرق النبی صلی اللہ علیہ وسلم [2]

میں نے آپ کے پسینے کو ہر عطر اور کستوری سے بڑھ کر خوشبودار پایا۔

۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ مبارک پسینہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

کان عرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطیب من ریح المسک الاذفر [3]

آپ کے چہرۂ اقدس پر پسینہ کے قطرے خوبصورت موتیوں کی طرح دکھائی دیتے اور اس کی خوشبو عمدہ کستوری سے بڑھ کر تھی۔

۵۔ حضرت حبیب بن ابی مردہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے قبیلہ بنی قریش کے ایک شخص نے بیان کیا کہ جب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز کو رجم فرمایا تو میں بھی اپنے والد گرامی کے ساتھ وہاں موجود تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین

---

[1] ابن عساکر ۱۰ : ۲۱۷

[2] شمائل الترمذی

[3] سبل الھدیٰ ۲۰ : ۱۱۸

WWW.NAFSEISLAM.COM

سے پتھر اٹھا کر مارا تو مجھ پر خوف طاری ہو گیا۔

فضمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسال من عرق الابطہ مثل ریح المسک ۱؎

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی بغل میں لے لیا۔ آپ کی مبارک بغل سے خوبصورت موتیوں کی طرح پسینے کے قطرے جھڑے جن کی مہک کستوری سے بڑھ کر تھی۔

آپؐ کا مبارک پسینہ بطور خوشبو استعمال کیا جاتا تھا

بہت سے صحابہ اور صحابیات کے بارے میں منقول ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک پسینے کو اپنے پاس محفوظ کر لیتے اور اسے بطور عطر استعمال کرتے۔

مسلم شریف میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی ہمارے ہاں قیلولہ فرمایا کرتے۔ ایک دن میری والدہ حضرت ام سلیمؓ گھر سے کہیں گئی ہوئی تھیں۔ بعد میں آپ تشریف لائے اور قیلولہ فرمایا:

فقیل لها هذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم نائم فی بیتك علی فراشك

انہیں اطلاع ملی کہ آپ کے ہاں تو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم استراحت فرما ہیں۔

وہ جلدی سے گھر لوٹیں دیکھا تو واقعۃً آپؐ قیلولہ فرما رہے ہیں۔ اور آپؐ کے جسم اطہر سے پسینے کے قطرے بستر پر گر رہے ہیں۔

جاءت امی بقارورۃ فجعلت تسلت العرق فیها

میری والدہ نے ایک شیشی لے کر اس میں آپؐ کے مبارک پسینے کو جمع کرنا شروع کر دیا۔

۱؎ الوفا، ۲: ۶۰۸

Nafseislam
WWW.NAFSEISLAM.COM

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بیدار ہو گئے اور اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا سے مخاطب ہو کر فرمایا:

ماھٰذا الذی تصنعین ؟

تو یہ کیا کر رہی ہے ؟

انہوں نے عرض کیا۔

ھٰذا عرقك نجعله فی طیبنا وھو من اطیب الطیب ۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ آپ کا مبارک پسینہ تمام خوشبوؤں سے بڑھ کر خوشبودار ہوتا ہے اس لیے میں جمع کر رہی ہوں تاکہ ہم اسے اپنی خوشبوؤں میں ملائیں۔

دوسری روایت میں جواب کے الفاظ یہ ہیں:

نرجوا برکته لصبیاننا

ہم اسے اپنے بچوں کو برکت کے لیے لگائیں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا:

اصبت [1]

تو نے درست کیا

محبوب کے پسینے سے کفن کو معطّر کرنے کی حسین خواہش

بخاری شریف کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے:

فاوصی انس ان یجعل منه فی حنوطه من ذٰلك السك فجعل فی حنوطه [2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ میرے وصال کے بعد جب میرے کفن اور میت کو خوشبو لگاؤ تو میرے آقا کے مبارک

---

[1] مسلم، ۲ : ۲۵۷

[2] البخاری : باب من زار قوماً فقال عندہم

WWW.NAFSEISLAM.COM

پسینہ کو اس میں ضرور شامل کرلینا۔ لہٰذا ایسا ہی کیا گیا۔
ڈاکٹر عبدہٗ یمانی لفظ حنوط کی تشریح یوں کرتے ہیں،

ماتطیب بہ الکفان و اجسام الموتی خاصۃ[1]	وہ خصوصی خوشبو جو میت کے جسم اور کفن میں استعمال ہوتی ہے۔

خوشبو والوں کا گھر

طبرانی، ابو یعلیٰ اور ابن عدی نے سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا۔ یا رسول اللہ میری بیٹی کی شادی ہونے والی ہے لیکن میرے پاس اسے دینے کے لیے کوئی خوشبو نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سلسلے میں میری مدد فرمائیں۔

آپ نے فرمایا:

ابتغی لی قارورۃ واسعۃ الرأس وعود شجرۃ۔	ایک کھلے منہ والی شیشی اور لکڑی کا کوئی ٹکڑا لے کر آؤ۔

وہ شخص حسب ارشاد شیشی اور لکڑی لے کر آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو گیا۔ آپ نے اس لکڑی کی مدد سے اپنی مبارک کلائی کا پسینہ اس شیشی میں جمع فرمایا۔ حتیٰ کہ وہ بھر گئی۔ آپ نے فرمایا:

خذھا وامر بنتک تتطیب بہ[2]	اسے لے جا اور بیٹی سے کہہ کر اسے بطور خوشبو استعمال کرے۔

جب وہ شخص آپ کا مبارک پسینہ گھر لے گیا اور اس کے گھر والوں نے اسے

---

[1] بابی انت وامی یا رسول اللہ ۔ ۷۸
[2] المواہب اللدنیہ

بطور خوشبو استعمال کیا تو ان کا گھر خوشبو سے مہک اٹھا۔ اس کی خوشبو صرف اسی گھر تک محدود نہ رہی بلکہ دیگر اہلِ مدینہ بھی اس خوشبو کو محسوس کرتے۔ اسی وجہ سے اہل مدینہ اس گھر کو بیت المطیبین (خوشبو والوں کا گھر) کے نام سے یاد کرتے تھے۔

پسینہ کی خوشبو نسل در نسل

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن حضور علیہ السلام استراحت فرما رہے تھے۔ آپ کی جبینِ مبارک پر خوبصورت موتیوں کی طرح پسینے کے قطرات ہویدا تھے۔ میں نے ان میں سے کچھ قطرے ایک شیشی میں جمع کر کے محفوظ کر لیے۔ اتفاقاً انہی دنوں میری ایک ملنے والی خاتون کی بیٹی کی شادی ہوئی میں نے اس شیشی میں سے پسینہ مبارک کے چند قطرے اس خاتون کو بطور تحفہ دیئے۔ اس خاتون نے اسے بطور خوشبو استعمال کرتے ہوئے اپنی بیٹی کو لگایا۔ اس پسینہ مبارک کی برکت سے لڑکی کے اس عضو سے ہمیشہ خوشبو آتی تھی جس پر پسینہ مبارک لگایا گیا تھا۔ یعنی یہ خوشبو ساری عمر باقی رہی اس کے بعد اس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی اس سے بھی وہی خوشبو آیا کرتی یہاں تک کہ اس لڑکی کی نسل میں جو بچہ بھی پیدا ہوتا اس سے وہی مہک اور خوشبو آتی۔ اس مبارک خاندان اور گھر کو اہلِ مدینہ بیت العطارین (خوشبو والوں کا گھر) کہہ کر پکارتے تھے۔

شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ اسی بات کا تذکرہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

در بعضے روایات آمدہ است کہ مردے بولِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را خوردہ بود پس بوئے خوش مید مید از دے و از اولادِ دی	بعض روایات میں ہے کہ ایک آدمی نے حضور علیہ السلام کا بول مبارک پیا تو جہاں خود اس کے جسم سے خوشبو آتی وہاں اس کی اولاد میں پشت در پشت خوشبو چلتی رہی۔

خونِ اقدس میں خوشبو

حضور علیہ السلام کا جسم اطہر نورٌ علیٰ نور ہونے کی وجہ سے خوشبوؤں کا منبع و مرکز تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ کے جسم کے ہر حصے سے خوشبو آتی حتیٰ کہ آپؐ کے خونِ مبارک میں بھی عجیب قسم کی مہک تھی۔

امام حاکمؒ، بزارؒ، طبرانیؒ نے بیان کیا ہے کہ ایک موقعہ پر آپؐ نے پچھنے لگوائے۔ ان کی وجہ سے جو خون برتن میں جمع ہوا آپؐ نے عبداللہ بن زبیرؓ کو حکم دیا کہ اس کو کہیں باہر دفن کر آؤ۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جب یہ خون مبارک لے کر باہر آئے تو سوچا کہ اسے کہاں دفن کردوں؟ اچانک خیال آیا کہ آج تو اسے بطور تبرک پی ہی لینا چاہیئے کیونکہ ایسا موقعہ شاید دوبارہ نہ آئے۔ آپ نے یہ سوچ کر وہ خون پی لیا۔

فبلغ رسول اللہ فعلہ فقال اما انہ لا تصیبہ النار [1]

رسالت مآبؐ کو جب اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے فرمایا عبداللہ بن زبیرؓ کے جسم کو (جہنم کی) آگ نہیں جلا سکتی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

خونِ اقدس شہد سے میٹھا تھا

مشہور تابعی امام شعبیؒ بیان کرتے ہیں:

فقیل لابن الزبیر کیف وجدت طعم الدم

عبداللہ بن زبیرؓ سے لوگوں نے پوچھا کہ بتایئے آپؐ کے خون کا ذائقہ کیسا تھا؟

---

[1] شرح الشفاء ۱: ۱۶۱

آپ نے فرمایا:

اما الطعم فطعم العسل
واما الرائحۃ فرائحۃ المسک[۱]

ذائقہ شہد کی طرح اور خوشبو کستوری سے بڑھ کر تھی۔

وصال کے وقت تک منہ سے خوشبو آتی رہی

امام قسطلانی کتاب الجواہر المکنون فی ذکر القبائل والبطون کے حوالے سے لکھتے ہیں:

لما شرب عبد اللہ بن زبیر دمہ تضوع فمہ مسکا وبقیت لائحتہ موجودۃ فی فمہ الی ان صلب.

جب سے عبداللہ بن زبیر نے آپ کا خون مبارک نوش کیا تھا۔ اسی دن سے ان کے منہ سے کستوری سے بڑھ کر خوشبو آتی تھی۔ حتی کہ وہ خوشبو ان کے منہ میں سے اس دن تک آتی رہی جب ان کو سولی پر چڑھا کر شہید کر دیا گیا۔

جسم سے مَس ہونے والی شے میں خوشبو پیدا ہو جاتی

آپ کا جسم اطہر اس طرح خوشبودار تھا کہ اگر کسی بھی شخص کا جسم آپ کے ساتھ مَس ہو جاتا تو اس میں بھی مہک پیدا ہو جاتی مثلاً اگر کسی نے آپ سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی تو اس کے ہاتھوں میں خوشبو ہی خوشبو ہوتی۔ اگر آپ نے کسی کے جسم پر دستِ شفقت پھیر دیا تو اس کے جسم سے خوشبو آتی رہتی۔ جس بچے کے سر پر آپ اپنا مبارک ہاتھ رکھ دیتے وہ اس کی برکت سے آنے والی خوشبو کی وجہ سے اس طرح دوسروں سے ممتاز ہو جاتا ہر کوئی کہتا۔ اس کے سر پر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا ہے۔

ـــہ المواہب مع الزرقانی، ۴: ۲۶۶ ۱۔ شرح الشفاء، ۱: ۱۶۱

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رض بیان فرماتی ہیں:

وکان کفہ کف عطار مسہا طیب أولم یمسہا بہ یصافحہ المصافح فیظل یجد ریحہا ویضع یدہ علی رأس الصبی فیعرف من بین الصبیان من ریحہا من رأسہ[1]

کہ آپ دنیوی خوشبو استعمال فرمائیں یا نہ فرمائیں آپ کے مبارک ہاتھ ہر وقت اس طرح خوشبودار رہتے جس طرح کسی عطار کا ہاتھ ہوتا ہے اگر کوئی شخص آپ سے مصافحہ کی سعادت حاصل کر لیتا تو تمام دن اس کے ہاتھ سے خوشبو آتی رہتی۔ اسی طرح اگر آپ کسی بھی بچے کے سر پہ اپنا دستِ شفقت رکھ دیتے تو وہ بچہ اس کی خوشبو سے تمام بچوں سے ممتاز ہو جاتا۔

کوئی خوشبو صحابی کے جسم کی خوشبو کا مقابلہ نہ کر پاتی

طبرانی میں حضرت عتبہ بن فرقد رض (جنہوں نے حضرت فاروقِ اعظم رض کے عہدِ مبارک میں موصل کو فتح کیا) کے بارے میں ان کی اہلیہ ام عاصم سے مروی ہے کہ ہم عتبہ رض کی چار بیویاں تھیں۔ ہم میں سے ہر ایک اپنے خاوند کی خاطر ایک دوسری سے زیادہ اور اچھی خوشبو استعمال کرتی۔ لیکن اس کے باوجود عتبہ کے جسم کی خوشبو ہماری خوشبو پہ غالب رہتی۔ اس طرح جب عتبہ رض کسی محفل یا اجتماع میں جاتے تو لوگ ان سے پوچھتے کہ آپ یہ خوشبو کہاں سے لاتے ہیں ایسی خوشبو تو یہاں میسر نہیں۔ ایک دن ہم تمام خواتین نے ان سے پوچھا کہ ہم خوشبو لگانے میں مبالغہ سے کام لیتی ہیں لیکن اس کے باوجود آپ کے جسم کی خوشبو بغیر خوشبو کے استعمال کے اس پہ غالب آجاتی ہے اس کا سبب کیا ہے؟

---

[1] سبل الہدیٰ ۲: ۱۱۷

اس پر حضرت عتبہؓ نے یہ واقعہ سنایا :

اخذنی الشری علی عهد	میرے جسم پر رسالت مآب صلی اللہ
رسول الله صلی الله علیه	علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں پھنسیاں
وسلم فاتیته فشکوت	نکل آئیں۔ میں نے آپ کی بارگاہِ اقدس
ذلك الیه فامرنی ان اتجرد	میں حاضر ہو کر ان کے بارے میں عرض
فتجردت وقعدت بین	کیا۔ آپ نے مجھے کپڑے اتارنے کا
یدیه والقیت ثوبی علی	حکم دیا۔ میں نے کپڑے اتار کر اور ستر
فرجی فنفث فی یده و	ڈھانپ کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔
مسح ظهری و بطنی بیده	آپ نے اپنے دستِ مبارک پر دَم
فعبق بی هذا الطیب من	فرما کر میری پشت اور پیٹ پر پھیرا۔
یومئذ [1]	جس دن سے میرے آقا نے دست

مبارک پھیرا ہے اسی دن سے میرا جسم اس عمدہ خوشبو سے لبریز رہتا ہے۔

یہاں مقصود ان کی پھنسیوں کا علاج تھا مگر آپ کے لعابِ اقدس نے ان کے جسم پر ایسا اثر کیا کہ نہ صرف ان کو پھنسیوں اور بیماری سے نجات ملی بلکہ جسم کو ہمیشہ کے لیے خوشبودار بنا دیا حالانکہ اعلیٰ سے اعلیٰ خوشبو بھی استعمال کرنے سے اس کا اثر دو چار روز باقی رہتا ہے۔ اس کے بعد اس کا ازالہ ہو جاتا ہے مگر لعابِ دہنِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیر دیکھیے کہ اس نے جسم کو ہمیشہ کے لیے معطر کر دیا۔

ہاتھوں میں خوشبو

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جب بھی آپ کے

---

[1] المواہب اللدنیہ ۱: ۲۸۲

ساتھ مصافحہ کیا یا میرا جسم آپ کے جسم اطہر کے ساتھ مَس ہوا تو میں اپنے ہاتھوں اور جسم میں کستوری سے بڑھ کر خوشبو پاتا۔

لقد کنت اصافح رسول اللہ او یمس جلدی جلدہ فاتعرفہ بعد فی یدی وانہ لاطیب رائحۃ من المسک۔ (سیدنا محمد رسول اللہ، ۱۹)

میں آپ کے ساتھ مصافحہ یا جسم کے ساتھ مس کرنے کے بعد ایسی خوشبو محسوس کرتا جو کستوری سے بڑھ کر ہوتی۔

کنواں خوشبو سے مہک اُٹھا

سنن ابنِ ماجہ میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ایک ڈول پانی لایا گیا۔ آپ نے اس میں سے کچھ پانی پیا اور کلی کر کے ایک کنویں میں ڈال دیا،

ففاح منھا مثل رائحۃ المسک

ابن ماجہ، کتاب الطہارت

پس آپ کے مبارک لعاب کی برکت سے اس کنویں سے کستوری جیسی خوشبو آنے لگی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

فضلاتِ مبارکہ اور خوشبو

انسان جن اشیاء کو استعمال کرتا ہے۔ مثلاً گوشت، سبزی، پھل، کھانا، پانی وغیرہ تمام کی تمام پاکیزہ اور خوشبودار ہوتی ہیں مگر جب ان اشیاء کو انسانی جسم کی صحبت میسر آتی ہے تو اس کی کثافت کی وجہ سے ان میں تعفن اور بدبو پیدا ہو جاتی ہے اور اتنا فرق واقع ہو چکا ہوتا ہے کہ وہی اشیاء جو پہلے پسندیدہ اور مرغوب تھیں اب قابلِ نفرت و کراہت ہو چکی ہوتی ہیں۔ اور تمام کی تمام انسانی جسم سے ناپاک فضلہ کی صورت میں خارج ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک جسم کو اتنا مقدس و مطہر، پاکیزہ، خوشبودار اور لطیف بنایا کہ اتنی لطافت ملائکہ کو بھی (جو نورانی مخلوق ہیں) میسّر نہیں۔ چنانچہ جب یہی اشیاء آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ اقدس کی صحبت میں رہنے کے بعد بصورت فضلہ خارج ہوتیں تو بجائے بدبو پیدا ہونے کے ان میں پہلے سے بھی زیادہ مہک اور خوشبو پیدا ہو چکی ہوتی۔ ایسی مہک جس کا مقابلہ کوئی دوسری خوشبو نہ کر پاتی۔ جس زمین کے ٹکڑے کو آپ بول و براز کے لیے منتخب فرماتے وہ اسے نگل لیتا اور وہاں سوائے خوشبو کے اور کچھ محسوس نہ ہوتا۔

فضلات زمین نگل جاتی اور وہاں سے خوشبو آتی

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بیت الخلاء تشریف لے جاتے ہیں۔ آپ کے واپس آنے پر جب کبھی میں اندر جاتی ہوں تو

فلا ارى شيئاً الا انی کنت	وہاں کچھ بھی نظر نہیں آتا ماں مگر کستوری
اشم رائحة الطیب۔	سے بڑھ کر خوشبو پاتی ہوں۔

اس پر آقا علیہ السلام نے فرمایا:

انا معاشر الانبیاء نبتت	ہم انبیاء ہیں۔ ہمارے اجسام اہلِ جنت
اجسادنا علی ارواح اهل	کی ارواح کی مانند بنائے گئے ہیں
الجنة فما خرج منها	ان سے جو کچھ بھی خارج ہوتا ہے
ابتلعه الارض [1]	زمین اسے نگل لیتی ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

کچھ روایت کے بارے میں

بعض علماء نے مذکورہ روایت کو موضوع قرار دیا ہے کیونکہ اس کے رواۃ میں حسن بن علوان ہے جس کا کذب مسلم ہے۔ امام قسطلانیؒ اور امام زرقانیؒ اس رائے کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لكن للحديث طرق غير	جب یہ روایت ابن علوان کے علاوہ

---

[1] زرقانی علی المواہب، ۴ : ۲۲۹

طریق ابن علوان فلا ینبغی دعوی وضعه مع وجودها۔[1]

دیگر طرق سے بھی مروی ہے تو اس پر موضوع کا حکم لگانا کسی طرح درست نہیں۔

حضرت ملا علی قاریؒ نے یہی تصریح فرمائی ہے۔

ان الحکم علیه بالوضع خاص بتلك الطریق دون بقیة الطرق۔[2]

ابن علوان کے لحاظ سے اسے موضوع قرار دیا گیا ہے دوسرے طرق کے لحاظ سے یہ موضوع نہیں ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے الخصائص الکبریٰ میں اس کے دیگر سات طرق کا بھی بیان کیا ہے۔

۲۔ امام دارقطنیؒ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی ان الفاظ میں روایت کی ہے۔

یا رسول الله اراك تدخل الخلاء ثم تجئ الرجل یدخل بعدك فما یری لما خرج منك اثرا۔

یا رسول اللہ میں دیکھتی ہوں کہ آپ بیت الخلاء تشریف لے جاتے ہیں آپ کے بعد وہاں داخل ہونیوالے شخص کو کوئی شے نظر نہیں آتی۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

اما علمت ان الله امر الارض ان تبتلع ما خرج من الانبیاء

اے عائشہؓ! تجھے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دے رکھا ہے کہ انبیاء

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

[1] زرقانی علی المواہب، ۴، ۲۲۹

[2] جمع الوسائل، ۲ : ۲

علیہم السلام کے جسموں سے جو کچھ خارج ہو اسے نگل جائے۔

۴۔ حضرت ملا علی قاریؒ اور امام زرقانیؒ ایک صحابی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر کے موقع پر رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب آپ باہر تشریف لائے تو بعد میں، میں داخل ہوا۔ میں نے دیکھا کہ وہاں کوئی شے نہیں۔

ورأیت فی ذالک الموضع ثلاثة اجحار اللاتی استنجی بھن فاخذتھن فاذابھن یفوح منھن روائح المسک فکنت اذا جئت یوم الجمعة المسجد اخذتھن فی کمی فتغلب رائحتھن روائح من تطیب و تعطر۔	ہاں میں نے وہاں تین ایسے پتھر پائے جن کو آپ نے استعمال فرمایا تھا میں نے ان کو اٹھایا تو ان سے کستوری کی طرح خوشبو آرہی تھی۔ میں انہیں جمعہ کے دن مسجد میں اپنی جیب میں لے کر آتا ان کی خوشبو ان تمام خوشبوؤں اور عطروں پر غالب آجاتی جو دوسرے لوگ لگا کر آئے ہوتے۔

امام زرقانیؒ نے اس روایت کا ترجمہ ان الفاظ میں کیا ہے۔

فالمعنی وجدتھن عطرًا مبالغة کان عینھن انقلبت من الحجرية الی العطرية۔	میں نے ان کو اس طرح سراپا عطر پایا گویا پتھر اپنی ماہیت بدل کر عطر کی ماہیت اختیار کر چکے تھے۔

لہ زرقانی، ۴: ۲۲۸

WWW.NAFSEISLAM.COM

آپؐ کی خصوصیت

انہیں روایات کے پیشِ نظر محدّثین نے آپؐ کی یہ خصوصیت ذکر کی ہے۔

حضرت قاضی عیاض لکھتے ہیں:

اذا اراد ان یتغوط انشقت الارض فابتلعت غائطه و بوله و فاحت لذلک رائحة طیبة۔ [1]

جب آپ رفع حاجت کا ارادہ فرماتے تو زمین پھٹ جاتی اور آپ کے بول و براز کو نگل جاتی، وہاں سے خوشبوؤں کے حلے آتے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اس خصوصیت کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں:

چوں آنحضرت می خواست تغوط کند یعنی قضائے حاجت نماید شگافتہ میشد زمین و فرو می برد بول او را و فائح میشد ازاں بوئے خوش مطلع نمیشد برانچہ بیرون می آمد ازوے ہیچ بشرے۔ [2]

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بول و براز کا ارادہ فرماتے تو زمین میں شگاف واقع ہو جاتا اور بول و براز کو نگل جاتی۔ وہاں سے خوشبو کے حلے آتے اور کوئی بھی انسان آپؐ کے جسم اطہر سے خارج ہونے والی شے کو نہ دیکھ پاتا تھا۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:

و ہیچ کس اثر فضلۂ ایشان را بر روئے زمین ندیدہ زمین می شگافت و فرو

آپؐ کے مبارک فضلہ کا اثر کسی نے زمین پر نہیں دیکھا۔ زمین پھٹ جاتی

WWW.NAFSEISLAM.COM

[1] الشفاء، ۱: ۸۸

[2] مدارج النبوہ، ۱: ۲۵

حلقه المشرق

میرود وازاں مکان بوئے مشک می شمیدند ۔ تھی اور اسے نگل جاتی اور اس مقام سے ہر کوئی خوشبو کی مہک پاتا ۔

بول مُبارک اَور خوشبو

احادیث میں متعدد ایسے واقعات بھی ہیں کہ بعض صحابہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلاتِ مبارک کو استعمال کیا، جس کی وجہ سے ان کے اجسام کو مختلف برکات کا حصول ہوا ۔

مشہور صحابیہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک رات حضور علیہ السلام نے ایک برتن میں پیشاب فرمایا ۔ مجھے پیاس محسوس ہوئی ۔ میں اٹھی ۔

فشربت ما فیھا وانا لا اشعر انہ بول لطیب رائحتہ[1] ۔ میں نے اس پیشاب کو پانی سمجھ کر پی لیا وہ اپنی پیاری پیاری مہک کی وجہ سے مجھے پیشاب محسوس تک نہ ہوا ۔

صبح حضور علیہ السلام نے مجھے بلا کر حکم دیا کہ فلاں برتن میں پیشاب ہے ۔ اسے باہر پھینک دو ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے میں نے پانی سمجھ کر پی لیا ہے ۔

فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواجذہ ثم قال واللہ لا یجعن بطنک ابداً[2] ۔ یہ سُن کر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اتنے مسکرائے کہ آپ کی مبارک داڑھیں نظر آنے لگیں اور پھر فرمایا اے ام ایمن آج کے بعد تیرے پیٹ کو بیماری لاحق نہ ہوگی ۔

---

[1] المواہب مع الزرقانی ۱۱ : ۲۳۱   [2] اشرف الوسائل الی فہم الشمائل : ۷۷